95894-زراعت کے لیے مخصوص پانی سے گاڑی دھونے کا حکم

سوال

میں سرکاری اراضی میں ملازمت کرتا ہوں، اور زراعت کے لیے پانی کی قیمت حکومت ادا کرتی ہے، اسی کمپنی میں کچھ ملازمین ملازمین کی اس پانی سے گاڑیاں دھوکر ماہانہ پچاس ریال لیتے ہیں، سوال یہ ہے کہ : کیا اگر میں اپنی گاڑی اس طریقہ سے دھوؤں تو مجھے کوئی گناہ تو نہیں ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

ملازم کے ہاتھ میں جو آلات اور مال بھی بطور ادارہ کی جانب سے امانت ہو اسے اس کی حفاظت کرنی چاہیے، اور اسے مخصوص کردہ کام کے لیے علاوہ کہیں اور صرف اور استعمال کرنا جائز نہیں.

اس پانی کی گورنمنٹ نے قیمت اس لیے ادا کی ہے کہ اس سے زراعت کی جائے، تو اس کے علاوہ کوئی اور اس پانی کا استعمال سرکاری مال کو ناحق کھانے کے مترادف ہوگا.

اس بنا پر آپ کے یہ فعل حلال نہیں، اور اس سے فوری طور پر رکنا واجب ہے، اور اس سے قبل گاڑیاں دھونے میں استعمال ہونے والے پانی کی قیمت اس محکمہ کو دینا ہوگی جہاں آپ ملازمت کرتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوسکے تو آپ اس رقم کے ساتھ پانی خرید کر فصل کو سیراب کر دیں، اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو آپ اس رقم کو عام مسلمانوں کی مصلحت کے لیے صدقہ کر دیں، مثلا مسجد تعمیر کر دیں، یا پھر ہاسپٹل کی تعمیر میں حصہ ڈال دیں، یا پھر سڑک وغیرہ تعمیر کروا دیں.

اور آپ لوگوں نے گاڑیاں دھلانے کے لیے جو رقم ملازموں کی دی ہے وہ پانی کی اس قیمت سے کاٹی نہیں جائیگی جس کی آپ نے محکمہ کو ادائیگی کرنی ہے؛ کیونکہ ان ملازمین نے تو یہ رقم اپنے کام کے عوض میں لی ہے، چاہے ان کے لیے یہ کام جائز نہ تھا.

ذیل میں ملازمت کی اشیاء ذاتی استعمال کرنے کے متعلق ہم چند ایک فتاوی جات پیش کرتی ہیں :

1- مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے :

سرکاری گاڑیاں جو محکمہ کے لیے مخصوص ہیں وہ ذاتی غرض کے استعمال میں کرنا جائز نہیں، بلکہ جس سرکاری کام کے لیے وہ مخصوص ہیں ان کا استعمال بھی اس کے لیے ہوگا؛ کیونکہ ان کا کسی مخصوص کام کی بجائے کسی اور کام میں استعمال کرنا ناحق استعمال ہے"

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد العزیز آل الشیخ.

الشیخ صالح الفوزان.

الشیخ بکر ابو زید.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (432/23).

2- شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

سرکاری دفتر کی بعض چھوٹی موٹی اشیاء مثلا پین، لفافہ، پیمانہ وغیرہ ملازم کو ذاتی اغراض کے لیے استعمال کرنے کا حکم کیا ہے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"آفس میں موجود سرکاری اشیاء کو ذاتی اغراض کے استعمال کرنا حرام ہے؛ کیونکہ یہ اس امانت کے خلاف ہے جس کی حفاظت اللہ تعالی نے اس کے ذمہ واجب کی ہے، لیکن وہ چیز استعمال ہو سکتی ہے جس میں ضرر نہ ہو، مثلا پیمانہ استعمال کرنا، کیونکہ اس کا استعمال نہ تو اثرانداز ہوتا ہے اور نہ ہی نقصان، لیکن سرکاری قلم، اور کاغذات، اور فوٹوسٹیٹ مشین کا اپنی ذاتی اغرض کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں ہے" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (306/4).

3- اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"ڈیوٹی کے دوران یا ڈیوٹی کے بعد سرکاری گاڑیاں اپنے ذاتی کام کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ گاڑیاں حکومت کی ملکیت ہیں اور صرف سرکاری کام کرنے کے لیے مختص ہیں، اس لیے کسی شخص کے لیے بھی انہیں ذاتی کام کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں.

اور مشکل یہ ہے کہ بعض لوگ سرکاری مال میں یہ کہہ کر سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ بیت المال میں اس کا بھی حق ہے.

ہم اسے کہتے ہیں کہ : اگر آپ کا بیت المال میں حق ہے تو پھر ہر شخص کا بیت المال میں حق ہے، اس لیے آپ اسے اپنے لیے کیوں مخصوص کر کے اپنے ذاتی کام کے لیے کیوں استعمال کرتے ہیں ؟ کیا اگر کوئی اور شخص آجائے جو اس سے بھی زیادہ حق رکھتا ہو، اور وہ یہ گاڑی اپنے ذاتی کام کے لیے استعمال کرنا چاہے تو کیا اسے منع نہیں کر دیا جائیگا ؟ تو اسی طرح یہ شخص بھی اسے ذاتی استعمال سے روکا جائیگا، اور اگر انسان کو گاڑی کی ضرورت ہے تو وہ اپنے ذاتی مال سے خرید لے" انتہی.

دیکھیں : لقاءات الباب المفتوح (9) سوال نمبر (3).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (47067) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.